اعمال کیلئے اخلاص شرط ہے۔ اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ ذرہ بھر نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اعمال کی اصلاح کیلئے بھیجا تھا جن میں سے ایک جھوٹ سے بچنا بھی ہے

ہر احمدی اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ جھوٹ کا سہارا تو نہیں لے رہا۔ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنے تمام معاملات کو نبٹانا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 فروری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 فروری 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے 27 دسمبر 1905ء کو اس بات کی وضاحت کیلئے ایک تقریر فرمائی کہ صرف کسی نبی کی وفات ثابت کرنے کے لئے میری بعثت نہیں ہوئی اور صرف اتنی سی بات کے لئے اللہ تعالیٰ کو یہ سلسلہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ اور بہت سی باتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کی عملی حالت بھی بگڑ چکی تھی۔ ان عملی حالتوں کے بارے میں جو باتیں آپ نے بیان فرمائیں، جن کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا ہے، ان میں سے ایک جھوٹ سے بچنا اور سچائی کا قیام ہے۔ اور اس حوالے سے آپ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اپنے سچائی کے معیاروں کو بلند کرو۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہی نشانی بتائی ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ پس خدا تعالیٰ کے بندے وہ ہیں جو جھوٹ نہیں بولتے اور اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بناتے۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اس طرح جھوٹ سے بچے تو ایک ایسی تبدیلی وہ اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے جو حقیقی مومن بناتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تفرقہ بازی کا موجب دنیا کی محبت ہے۔ اللہ کی محبت اور اتباع رسول ﷺ کے بجائے دنیا کو مقدم کیا گیا ہے۔ سچی اتباع آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے، آپؐ تو دین کو دنیا پر مقدم کرتے تھے نہ کہ دنیا کو دین پر۔ صحابہؓ نے وہ چلن اختیار کیا تھا پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچایا۔ انہوں نے دنیا پر لات ماردی تھی اور بالکل حب الدنیا سے الگ ہو گئے تھے۔ اپنی خواہشوں پر ایک موت وارد کر لی تھی۔ اب تم اپنی حالت کا ان سے مقابلہ کر کے دیکھو کہ کیا انہیں قدموں پر ہو۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو۔ اس سے بڑی اور کیا بد قسمتی ہوگی کہ لوگ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے، بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔ حضرت مسیح موعود اپنا ایک مقدمہ ڈاک خانہ والا واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گزارا نہیں۔ ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گزارا نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ سچائی کا حامی و مددگار ہے۔ جو شخص سچائی اختیار کرے گا، کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو، اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں ہے۔ فرمایا کہ ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اسی طرح جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں۔ ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو پھر میں برکت دوں گا۔ فرماتے ہیں کہ دنیا دار خود ہی ایسی باتیں بنا لیتے ہیں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر گزارا نہیں، یہ سب خیالی باتیں ہیں جو عدم معرفت سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ ایسی نیکی جس میں گند ملا ہوا ہو کسی کام کی نہیں، خدا تعالیٰ کے حضور اس کی کچھ قدر نہیں۔ اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالیٰ ذرہ بھر کسی نیکی کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے۔ پس اپنے آپ کو شرک سے پاک کرو اور اپنی عملی حالتوں کو ایسا بناؤ کہ شرک کا شائبہ تک نہ ہو۔ سچائی کو قائم کرو اور جھوٹ سے نفرت کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر احمدی جائزہ لے کہ کیا مقدمات میں، کاروباروں میں منافع کی خاطر یا رشتے طے کرتے وقت غلط بیانی سے کام تو نہیں لیتے، کیا ہر طرح سے قول سدید سے کام لیتے ہیں۔ حکومت سے سوشل اور ویلفیئر الاؤنس لینے کیلئے جھوٹ کا سہارا تو نہیں لیتے۔ پھر اسائیلم کے معاملات ہیں، جائزہ لیں کہ غلط بیانی سے کام تو نہیں لیا جا رہا۔ اسی طرح عہدیدار بھی اپنا جائزہ لیں کہ کیا وہ اپنی رپورٹس میں غلط بیانی تو نہیں کرتے۔ فرمایا کہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے معاملات نبٹائے جانے چاہئیں۔ پس بہت گہرائی میں جا کر معاملات کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے مفادات اپنی اناؤں سے باہر نکل کر خدا تعالیٰ کے خوف کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے معاملات نبٹانے چاہئیں۔ سب سے بڑا گناہ جس نے لوگوں کو تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت دل میں ہو اور مرنے کا خیال اور یقین ہو تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ڈرنا چاہئے۔ اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنے اندر عملی تبدیلیاں پیدا کرنے والے، سچائی کے معیار کی اہمیت کو سمجھنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے آخر پر مکرم قاسم طورے صاحب مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ جو وہاں کے مقامی باشندے تھے کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔